

سیریل نمبر	22583	نام	محمد سلیم خان
تاریخ	8/18/2014	پتہ	
رابطہ نمبر		موضوع	حج
رای میل		کاتب	

سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض یہ ہے کہ ایک فلاحی ادارہ اس سال ایسے 1000 افراد کو حج کے لئے بھیج رہا ہے جن پر شرعی اعتبار سے بھی حج فرض نہیں ہے۔ ... یعنی ضعیف اور غریب لوگ۔ ... انکا پورا خرچ قربانی سمیت یہ ادارہ ہی برداشت کر رہا ہے۔ ... تمام امور عمل میں آپکے ہمیں پروگرام بھی دیا جا چکا ہے۔ ... اب آپ کچھ روشنی ڈالیں۔ ... کہ اس ادارے کو جو لوگ مالی معاونت صدقہ خیرات و زکوٰۃ کی شکل میں دیتے ہیں۔ ... تو کیا اس رقم کا یہ صحیح مصرف ہے اور اس طرح لوگوں کا حج کرنا جائز ہے۔ ...؟

خیر اندیش۔ محمد سلیم خان

الجواب حامداً ومصلحاً

زکوٰۃ اور صدقات واجبہ کی رقم سے لوگوں کو حج کروانا تو درست نہیں جس سے احتراز لازم ہے۔ البتہ ایسی رقوم مستحق کو مالکانہ قبضہ کے طور پر دیدی جائیں اور پھر وہ اس کے ذریعہ سے حج کریں تو اسکی گنجائش ہے۔ البتہ صدقات نافلہ کے ذریعہ لوگوں کو حج کرایا جا سکتا ہے جبکہ مذکور فلاحی ادارہ اگر دیگر مصارف میں بھی خرچ کرتا ہو تو اسکی مالی معاونت بلا شبہ جائز ہوگی۔

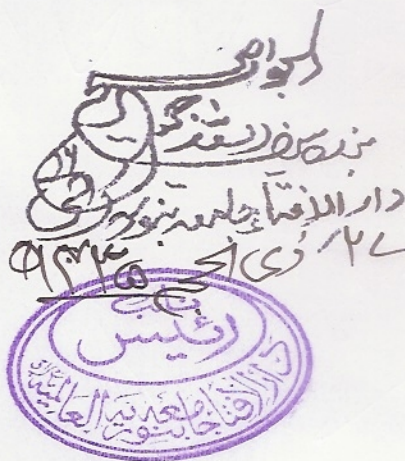
کما فی الدر! (ہی علیک) خرج الإباحة، فلو أطعم
یتماً ناویة الزکاة لا یجزیہ اللہ إذا دفع إلیہ المطعوم کمالو
کساہ بشرط أن یعقل القبض اللہ إذا حکم علیہ بنفقتمہم (جزء -
مال عینہ الشارع) - (۲ ص ۲۵۷) - واللہ اعلم بالصواب

صریدان

دارالافتاء الجامعة البنوریة العالمیة کراچی

۲۶ ذی الحجہ ۱۴۳۵ھ ۱۸/۸/۲۰۱۴

الجواب صحیح
مذہب دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۷ ذی الحجہ ۱۴۳۵ھ



25/10/14